12732 ـ ایك شخص نے کسی کے پاس رقم امانت رکھی اور واپس لینے نہ آیا تو کیا وہ ضامن بن کر اسے تجارت میں لگا لے

سوال

ایك شخص نے میرے پاس بطور امانت کچھ رقم رکھی، کہ وہ تھوڑی مدت بعد واپس آکر یہ رقم واپس لے گا، لیکن بہت طویل مدت تك نہ تو واپس ہی آیا اور نہ ہی رابطہ ہی کیا، میں نے اس کے دیے گئے ٹیلی فون نمبر پر بھی رابطہ کیا لیکن وہ شخص نہیں ملا.
سوال یہ ہے کہ: کیا میں اس مال کو تجارت میں لگا سکتا ہوں، اس شرط پر کہ میں اس مال کی حفاظت کروں گا اور اس کے مانگنے پر واپس کرونگا، اور رقم میں جو نقصان بھی ہو گا وہ میں برداشت کرونگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت رکھنے والوں کو ان کی امانتیں ادا کرنے کا حکم دیا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اللہ تعالی تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں امانت والوں کو ادا کرو النساء (58).

اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" جس نے آپ کے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت اسے واپس کرو"

جامع الترمذی حدیث نمبر (1264) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے جامع الترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لھذا آپ پر مالك کو مال واپس کرنا واجب ہے، اس لیے آپ کو چاہیے کہ اسے تلاش کریں، اور اس کے بارہ میں دریافت کریں، اور بار بار ٹیلی فون کرتے رہیں اور رابطہ رکھیں حتی کہ وہ مل جائے.

اگر اس کے ملنے سے ناامید ہو جائیں تو اس کا محفوظ رکھیں، تا کہ وہ آکر آپ سے وصول کر لے، اور اس حالت میں آپ کے لیے مالك کا نائب بن کر اس کا مال صدقہ کرنا جائز ہے۔ حتی الوسعہ مالك کو تلاش کرنے کے بعد ۔

اور پھر اگر مالك كسی بھی وقت آپ كے پاس آئے تو آپ اسے اس كے متعلق بتائيں كہ آپ نے وہ مال صدقہ كر دیا ہے، یا تو وہ صدقہ كو تسلیم كر لے گا، اور اس كا اجروثواب اسے حاصل ہوگا، یا پھر وہ اپنا مال واپس لے لے اور صدقہ كا ثواب آپ كو ملے گا.

مستقل فتوی كمیٹی سے ایسے شخص كے بارہ میں دریافت كیا گیا جس نے ایك شخص كے پاس امانت ركھی اور كئی برس گزرنے كے باوجود لینے نہیں آیا؟

تو كمیٹی كا جواب تھا:

(آپ امانت ركھنے والے شخص كو تلاش كرنے میں پوری اور انتہائی كوشش كرنی چاہیے، اگر تو وہ خود مل جائے یا اس كے ورثاء مل جائیں تو انہیں اس كا حق ادا كردیں، اور اگر ایسا كرنے سے عاجز ہو جائیں تو پھر اسے خیر وبھلائی كے كاموں میں مالك كی طرف سے صدقہ كی نیت سے صرف كردیں.

اور اگر اس كے بعد مالك یا اس كے ورثاء آجائیں تو انہیں اس كے متعلق بتائیں، اگر تو وہ راضی ہو جائیں تو ٹھیك اور اگر راضی نہ ہو تو اسے اس كی رقم واپس كردیں، اور جو كچھ آپ نے ادا كیا ان شاء اللہ اس كا اجروثواب آپ كو ملے گا).

دیكھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 404).

اور مستقل كمیٹی سے ایسے شخص كے متعلق بھی دریافت كیا گیا جس نے كچھ رقم ایك دوسرے شخص كے پاس ركھی اور اپنے ملك چلا گیا اور واپس نہ آیا، جس شخص كے پاس یہ امانت ہے وہ اسے اس كی بستی اور شہر كا علم نہیں، اسے اس مال كا كیا كرنا چاہیے؟

تو كمیٹی نے جواب دیا:

(اگر تو واقعہ بالكل ایسا ہی جیسا كہ ذكر كیا گیا ہے، تو اگر آپ چاہیں تو اس كی امانت محفوظ ركھیں، اور مذكورہ شخص كو تلاش كرنے كی جدوجھد جاری ركھیں، اور اگر چاہیں تو اپنے پاس رقم فقراء پر صدقہ كر دیں یا پھر كسی خیراتی پروگرام میں اس نیت سے دیں كہ اس كا ثواب مالك كو ملے، اگر تو اس كے بعد مالك یا اس كے ورثاء آ گئے تو اسے واقع كی خبر كر دیں، اگر وہ راضی ہو جائے تو ٹھیك وگرنہ آپ اسے رقم واپس كریں، اور ان شاء اللہ آپ كو اجر وثواب حاصل ہو گا).

دیكھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15/ 406).

واللہ اعلم .